دارالعلوم حقانیہ کے
شب و روز
شفیق فاروقی

۱۶ر رجب — ● تبلیغی جماعت کے ایک وفد نے جس میں ملائیشیا یونیورسٹی کے نوجوان بھی شامل تھے دارالعلوم کی مسجد میں تین دن تک قیام کیا۔ ان نوجوانوں نے دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی حضرت نے تبلیغی مساعی کے بارآور ہونے کی دعا کی۔

● ڈائرکٹر تعلیم صوبہ سرحد جناب حاجی کفایت اللہ خان صاحب نے دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی اور گھنٹہ بھر قیام کیا، اس کے بعد جناب مدیر الحق کے ساتھ آپ نے دارالعلوم کے شعبہ مڈل تعلیم القرآن کا معائنہ کیا اور نہایت خوشگوار تاثرات کا اظہار کیا۔

● بعد از عصر جناب ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا ڈائرکٹر ادارہ تحقیقات اسلامیہ، اسلام آباد تشریف لائے۔ جناب جسٹس منیر احمد مغل ڈپٹی رجسٹرار لاہور ہائی کورٹ بھی آپ کے ہمراہ تھے، ان حضرات نے شام تک جناب مدیر صاحب کے ساتھ تبادلہ خیال کیا اور مولانا کی پھوپھی صاحبہ مرحومہ کے لئے فاتحہ خوانی کی۔ ثانی الذکر جناب منیر احمد صاحب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی کے آمالی قرآن کی ایڈٹ کر رہے ہیں اور اس موضوع پر ڈاکٹریٹ بھی۔

۲۳ر رجب — دارالعلوم حقانیہ کے تعلیمی سال کے اختتام پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے دارالحدیث میں ختم بخاری شریف کرایا۔ اس تقریب میں باہر سے بھی اہل علم اور عام مسلمان موجود تھے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ حضرت نے فارغ ہونے والے طلبہ سے خطاب فرمایا جو شریک الحق ہے۔ اس موقع پر دارالعلوم کے تمام متعلقین و معاونین کے لئے دعائیں کی گئیں بالخصوص افغانستان کے مجاہدین کی فتح و کامرانی کے لئے تضرع سے دعائیں ہوئیں۔

● دارالعلوم کے ایک دیرینہ قدیم مخلص معاون جناب حاجی عبدالصمد صاحب وفات پا گئے۔ مرحوم رکن دارالعلوم جناب حاجی محمد یوسف صاحب کے بھائی تھے اور دارالعلوم کے اولین دور میں اساتذہ و طلبہ کے خاص خادم۔ مرحوم کی نماز جنازہ حضرت شیخ الحدیث نے پڑھائی طلبہ و اساتذہ بھی شریک ہوئے۔

باقی ص ۶۱ پر

ادارہ

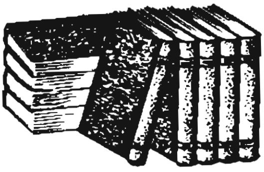

تبصرۂ کتب

خدام الدین کا مولانا احمد علی لاہوری نمبر مرتب : ادارۂ خدام الدین شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور ——
صفحات ۵۹۲ —قیمت اٹھارہ روپے۔

امام الاولیاء شیخ التفسیر مجاہد ملت، مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس اللہ سرہ العزیز بانی ادارۂ خدام الدین لاہور کی ذات والاصفات اپنے اندر ایک عہد اور ایک تاریخ لئے ہوئے تھی، فیاض ازل نے علم وعمل، زہد وتقویٰ، جہاد وعزیمت، دعوت وموعظمت، اخلاص وللہیت، تدبر وفراست، نظم والنصرام، فقر واستغنار، خدمت خلق، احقاق حق وابطال باطل، اشاعت سنت اور اشاعت قرآن کریم جیسی کئی نایاب و کمیاب صلاحیتوں اور دولتوں سے انہیں نوازا تھا۔ سیاست وجہاد، درس وتدریس، خطابت وتبلیغ، تصوف وسلوک ردّ منکرات اور فروغ معروفات کا کون سا مقام اور میدان تھا جس میں اس برگزیدہ اور مقرب بارگاہ خداوندی شخصیت نے گہرے اور نمایاں اثرات نہیں چھوڑے۔ اور میرے نزدیک مختصر الفاظ میں وہ انسانی اقدار کا ایک حسین گلدستہ اور انسانیت کی مثل اعلیٰ کا ایک جامع نمونہ تھے جبکہ سب سے بڑھ کر عنقا یہی چیز ہے۔

ایسے نابغۂ روزگار بزرگوں کے احوال وسوانح وتعلیمات اور امتیازات کی ترتیب وتدوین اور فروغ واشاعت جتنی بھی زیادہ ہو تو کم ہے۔ غالباً حضرتؒ کی وفات کے بعد ان کے جاری کردہ معروف ہفت روزہ خدام الدین نے ایک آدھ شمارہ ان کی یاد میں مرتب کیا تھا۔ مگر ضرورت تھی کہ مزید وسعت اور جامعیت کے ساتھ حضرت کے احوال و مقامات اور مناقب ومحاسن پر مشتمل ایک ضخیم شمارہ شائع ہو جائے۔ خدام الدین کے بلند ہمت اور جوان حوصلہ مدیر شہیر برادرم مولانا سعید الرحمان علوی صاحب کو عرصہ سے اس کمی کا احساس تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بزرگوں پہ ایسے خصوصی شمارے مرتب کرنے کا سلیقہ بھی عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جانشین شیخ التفسیر حضرت مولٰنا عبید اللہ انور مدظلہٗ کی سرپرستی اور ان کے فرزند صالح عزیزم میاں محمد اجمل قادری کے تعاون سے موجودہ شکل میں